جواب دفعہ ۵ ضمن الف

(جو ایضاح الحق مین بدعت قرار دیئے گئے ہین) دو شرطین لگادی تہین **اوّل** عالم یا فقیہ یا محدث یا ولی ہونے مرتکب و معتقد امور مذکورہ کی قید۔ **دوسری نقل** صحیح سے اِن امور کے ثابت ہونے کی قید۔ اور اپنے اِن آثار اعرابیون کے نقل و استدلال مین دونون شرطون کا لحاظ فروگذاشت کیا نہ اِن آثار کی صحت کا لحاظ فرمایا اور نہ ان لوگون مین جنکے یہہ اثر ہین اوصاف علم وغیرہ کا خیال کیا بلکہ بلا تصحیح کسی امام محدث اور بلا اعتماد کسی کتاب ملتزم الصحۃ کے (اعرابیون (جاہلون) کے آثار کو نقل کر دیا۔

اجی جناب اِن آثار کو صحیح کون کہتا ہے اور اعرابی (جاہل جنگلی) کو فقیہ محدث عالم کون کہہ سکتا ہے۔ انصاف کی عینک لگا کر ہمارے سوالات پر دوبارہ نظر کر کے فرما دین کہ یہہ آثار اعراب ہماری شرطون کے مطابق ہین۔

اور اگر یہ دعویٰ ہو کہ یہہ اثر صحیح ہین اور یہہ اعرابی گو نام کے اعرابی ہین مگر حقیقت مین یہہ عالم محدث فقیہ ولی تہے تو اِسکا ثبوت دین۔ مگر اِس ثبوت مین جلدی نکرین قواعد نقل روائیت کے پابند رہین۔ بہتر ہے کہ ثبوت پیش کرنے سے پہلے ایک دفعہ کتاب علوم الحدیث امام بن الصلاح وغیرہ دیکھ لین اِن ہی قواعد کے مطابق اِن آثار کی تصحیح کرین اور اِن ہی کے مطابق اِن اعراب

دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۶۔ اور مشیر قیصر نمبر ۳ جلد ۸ جنمین یہ الفاظ موجود ہین "آپ ہمکو یہ افعال و اعتقاد دو چار ہی محدثین یا فقہا یا علمائے قرون ثلثہ سے بنقل صحیح ثابت کر دین"

جواب دفعہ ۵ ضمن الف

صاحبان آثار کا فقیہ محدث عالم ولی ہونا بنقل صحیح ثابت کرین۔

آپکا یہہ دعویٰ کہ "ان افعال اعراب پر صحابہؓ نے انکار نہین کیا" اعتراض عدم لحاظ شرط ثانی سے آپکو بری نہین کرتا یہ دعوے خود محل اعتراض ہے کیونکہ یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے اسپر آپ نے کوئی نقل و دلیل پیش نہین کی۔ یہ دعوے آپ کو ایک اور بار ثبوت کا زیر بار کرتا ہے آپ اُس دعوے مین سچے اور اپنی بات کے پکے ہین تو بتاوین ان اعراب (جنگلیون جاہلون) کے فعل کو کس کس صحابیؓ (ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ وغیرہم رضی اللہ عنہم) نے دیکہا اور اسپر سکوت کیا اور اس بات کو کس محدث نے روایت کیا ہے اور اس روایت کی سند کو کسی صحیح کہا ہے یا کس کتاب ملتزم الصحۃ مین وہ پائی جاتی ہے۔

آپ ان باتون کا ثبوت پیش کرینگے تو پہر ہم یہ بحث پیش کرینگے کہ صحابہؓ کا سکوت کیا حکم رکہتا ہے اور صحیح بخاری کا باب "من رای ترک النکیر من النبی صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ لا من غیر الرسول" بحث و غور کے لئے عرض خدمت کرینگے۔

یہ امور ثابت نہ کر سکین تو پہر خود ہی انصاف سے فرماوین کہ ہمارے اس سوال کے جواب مین آپکو ان آثار کا پیش کرنا باوجود دعوے مناظرہ و اظہار صواب کب زیبا ہے اور سوال از آسمان جواب از ریسمان مناظر کی شان کے لئے کب مناسب ہے۔ (یہ آٹہوین دلیل ہے جس سے آپ کے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

(۲) ان آثار و روایات کی صحت و ثبوت مین بہی وہی کلام ہے جو

جواب دفعہ ۵ من الف

روایات استعانت امواتین معروض ہوا - آپ نے داب مناظرہ کا خلاف کیا کہ ہماری شرط صحت نقل سے آنکھ بند کر کے ان غیر مسلم الصحۃ روایات کو بلا تصحیح پیش کر دیا - **ابو نعیم** جسکی کتاب سے آپ نے بعض آثار نقل کئے ہین ملتزم صحت نہین ہے کہ اسکی کتاب مین کسی حدیث کا پایا جانا اسکی صحت کا مثبت ہو سکے بلکہ وہ تو ایسا غیر ملتزم صحت و متساہل ہے کہ اپنی تصانیف مین **موضوعات** و منکرات لانے سے بہی **دریغ نہین کرتا** - ہم اس کی تصانیف کی **چند احادیث** جنکو محدثین نے موضوعات و منکرات مین شمار کیا ہے پیش کرتے ہین اور با دب سائل ہین کہ ایسے متساہل غیر ملتزم صحت کے مجرد روایت کا اعتبار ہے تو کیا آپ ان احادیث کو بہی صحیح کہتے ہین ؟ -

اوّل یہ حدیث کہ خدا تعالے نے حضرت علی مرتضیٰ رض کی نسبت یہ حکم

حدیث ان رب العالمین عهد الی علی بن ابی طالب انه رایة الهدی ومنار الایمان وامام اولیائی وثقتی علی مفاتیح جنة ربی - رواه ابو نعیم - قال ابن عدی باطل لاهز بن عبد الله المذکور

بھیجا ہے کہ وہ ہدایت کے علم و نشان ہین اور ایمان کے منار اور میری ولیون کے امام اور میری رب کے بہشت کی کنجیون کے خزانچی - امام ابن عدی رض نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث جہوٹی* ہے لاہز بن عبد اللہ اس کا

* اس حدیث یا احادیث آیندہ کو وضعی یا جہوٹی کہنے سے محدثین کا مقصود یہ ہے کہ یہ الفاظ آنحضرت سے ثابت نہین یہ دعوے نہین ان احادیث کا مضمون صحیح نہین بعض احادیث کا مضمون بیشک صحیح ہے جیسے حضرت علی مرتضیٰ کا علم ہدایت یا منار ایمان ہونا مگر یہ بات دوسری ہے کہ آنحضرت نے آپ کی تعریف مین یہ کلمات فرمائے ہین -

جواب	ضمن الف		
		فی اسناده غیر ثقة ولا مامون یروی عن الثقات المناکیر۔	راوی ثقہ اور امانت دار نہین۔ ثقہ لوگون سے منکر حدیثین روایت کیا کرتا ہے۔

دوسری حدیث یہ کہ آنحضرت ؐ نے انس رضؓ کو فرمایا ہے کو جو تیرے پاس اس دروازہ سے سب سے پہلے آوے گا وہ

		حدیث انه صلی الله علیه وسلم قال انس رضؓ اول من یدخل علیك امیر المؤمنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین وخاتم الوصیین اذ جاء علی رضؓ الخ۔ رواه ابو نعیم۔ قال فی المیزان موضوع۔	امیر المومنین ہے اور خاتم الوصیین وغیرہ وغیرہ اتنے مین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ آگئے الخ۔ امام ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ یہہ حدیث وضعی ہے۔

تیسری حدیث یہہ کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ آسمان دنیا مین

		حدیث ان فی السماء الدنیا ثمانین الف ملك یستغفرون لمن احب ابا بکر رضؓ وعمر رضؓ وفی الثانیة ثمانین الف ملك یلعنون لمن ابغض ابا بکر رضؓ وعمر رضؓ۔ قال الخطیب وضعه الحسین بن علی العدوی۔	اسی ہزار فرشتے ہین جو محبان ابوبکر وعمر کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہین اور دوسرے آسمان مین اسی ہزار ایسے ہین جو انسے بغض رکہنے والونپر لعنت کرتے ہین خطیب بغدادی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حسین بن علی عدوی نے وضعی کہا ہے۔

چوتھی حدیث یہہ کہ کہ آنحضرت ؐ نے ایکدن جنت کا حال بیان فرمایا

دفعہ جواب	ضمن الف	
	حدیث - انہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف ذات یوم الجنۃ فقام الیہ رجل فقال یا رسول اللہ فی الجنۃ برق قال نعم والذی نفسی بیدہ ان عثمان یتحول من منزل الی منزل فتبرق لہ الجنۃ -	تو ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ بہشت مین بجلی ہوگی آپ نے فرمایا ہان بخدا عثمان ایک منزل سے دوسری مین منتقل ہوگا تو اس کے لئے بہشت چمکیگی -
	قال ابن عدی ھو موضوع وقال فی المیزان ھذا کذب فی اسنادہ الحسین بن عبد اللہ وکان یضع الحدیث -	امام ابن عدی نے فرمایا کہ یہ حدیث موضوع ہے ذہبی نے میزان مین کہا ہی یہہ حدیث جہوٹ ہی اسکی سند مین حسین بن عبد اللہ راوی ہی جو حدیثین گہڑ لیا کرتا تہا -
	حدیث النظر الی وجہ علی عبادۃ رواہ ابو نعیم عن عائشہ وفی اسنادہ عبادۃ بن صہیب ھو متروک -	**پانچوین** یہہ حدیث کہ حضرت علیؓ کا مونہہ دیکہنا عبادت ہے - اسکی سند مین عبادہ ہے جو متروک ہے -
	حدیث - اذا کان یوم القیمۃ جیئ بالتوراۃ فی احسن صورۃ واطیب ریح ولا یجد ریحہا الا مؤمن - رواہ ابو نعیم وھو موضوع -	**چہٹی** یہ حدیث کہ قیامت کے دن توراۃ اچہی صورت اور عمدہ خوشبو مین لائی جاویگی اسکی خوشبو بجز مومنون کے کسی کو نہ آئے گی -

ان احادیث کے موضوع ہونے پر اقوال محدثین کی تفصیلی شہادت مطلوب ہو تو کتب موضوعات کو ملاحظہ فرماوین پہر ہمارے اس مؤدبانہ سوال کا جواب دین یا ان آثار حلیہ ابی نعیم کو واپس لین - اسی قسم کی بحث روائت نہایہ کی نسبت ہے اور بے نام ونشان روائت کو تو کون سنتا ہے - **بالجملہ** ایک روائت بہی آپکی روایات متضمنہ شاقہ

جواب دفعہ ۵ ضمن الف

عبادات مسلم الصحۃ نہین - پہر ان ہوائی روایات کو ہمارے سوال کے جواب مین جو نقل صحیح کے قید سے مقید ہے پیش کرنا مناظر کی شان کو کب شایان ہے (یہ نوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مناظرہ نہونا بلکہ مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

(۳) ہم تو اپنے وعدہ کے مطابق صرف ان آثار کی صحت ثابت ہونے پر ایضاح الحق کی خبر لینے کو حاضر ہین مگر آپ کے مذہب مین تو ان آثار کی صحت ثابت ہوجانے پر بہی ان آثار سے استدلال واحتجاج جائز نہین ہے پہر آپکا ان آثار سے تمسک واحتجاج آپکے مذہب کی شہادت سے انصاف نہوگا اور وہ آپ کو مناظر طالب اظہار ثواب نرہنے دیگا اور یہہ دسوین دلیل ہے جس سے آپ کے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہونا آپ پر قائم کریگا۔

اقوال و افعال صحابہؓ سے **تمسک** واحتجاج کرنے کے لئے آپ کے مذہب مین یہہ **شرط** ہے کہ وہ اقوال صریح سنت کے مخالف نہون - **اور** یہہ بہی **شرط** ہے کہ صحابہؓ سے ان افعال پر انکار نہ پایا گیا ہو۔

آپکے مذہب کے بڑے حامی وامام ابن الہمام رح **فتح القدیر** مین

قول الصحابیؓ حجۃ عندنا یجب تقلیدہ مالم ینفہ شئی من السنۃ - (فتح القدیر لابن الہمام)	فرماتے ہین کہ قول صحابیؓ ہمارے نزدیک حجت ہے جس کی تقلید واجب ہے جبتک کہ سنت (حدیث نبوی) اسکو نہ مٹاوے یعنی اوسکے معارض ومقابل نہو -

اور اس زمانہ کے محقق حنفیہ مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی رسالہ

جواب دفعہ	ضمن الف	
		وان کان الثانی فهو لا یخلو اما ان یکون حدث فی زمن الصحابة بان فعله الصحابة کلهم او بعضهم مع اطلاعهم علیه واما ان یکون حدث فی زمن التابعین اما الحادث فی زمان الصحابة رض فلا یخلو اما ان یوجد منهم النکیر علی ذلک او لم یوجد مع اطلاعهم علیه فالاول بدعة ضلالة والثانی وهو ان لا یوجد منهم النکیر بل الرضاء والتسلیم والتوافق فلیس ببدعة شرعیة - (اقامة الحجة مولوی عبدالحی لکھنوی ص۹

اقامة الحجة مین فرماتے ہین کہ جو کام زمانہ صحابہ مین پیدا ہو صحابہ کل یا بعض خود اسکو کرین - یا انکی زمانہ مین اُن کی اطلاع کے ساتھ کوئی اور کرے تو دو حال سے خالی نہین ایک یہہ کہ اِس پر اور صحابہ کی طرف سے انکار واقع ہو یہ قسم بدعت وضلالت ہے دوسرا یہہ کہ باوجود علم واطلاع کے اور صحابہ نے اِس پر انکار نہ کیا بلکہ اِس سے توافق کرلیا ہو یہہ قسم بدعت نہین ہے -

اور ان آثار مین جنسے آپ نے تمسک کیا ہے (اگر صحیح بہی ہو جاوین) یہہ دونون شرطین پائی نہین جاتین - صریح سنت بہی اِن کو مٹاتی ہے اور صاف بتاتی ہے کہ تمام شب جاگنا اور ہمیشہ روزہ رکہنا اور تین دن کے اندر قرآن ختم کرنا خدا اور رسول کو پسند نہین ہے اور اقوال صحابہ رض بہی اِن آثار کے مخالف موجود ہین جنمین صائم الدہر ہونے اور ایک دن مین کئی ختم کرنے پر انکا انکار پایا جاتا ہے - اِن آثار کے مخالف صریح سنت

جواب دوم من الہند

بکثرت مروی ہے - اذانجملہ چند روایات عرض خدمت ہوتی ہین -

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میرے علم مین آنحضرت

عن عائشۃ قالت لا اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ القران فی لیلۃ ولا قام لیلۃ کاملۃ حتی الصباح ولا صام شھرا کاملا غیر رمضان - (نسائی وابوداؤد)	صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی رات بھر مین تمام قرآن نہین پڑھا - اور تمام شب صباح تک قیام فرمایا اور نہ بجز رمضان کامل مہینہ روزہ رکھا -

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ آپ نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ مین کتنے دنون مین قرآن ختم کیا کرون

یارسول اللہ فی کم اقرء القران قال فی شھر قال فانی اقوی من ذالک ردد الکلام الیہ موسی حتی قال اقرأہ فی سبع قال فانی اقوی من ذالک قال لا یفقہ من قرأ القران فی اقل من ثلث (ابوداؤد)	آپ نے فرمایا ایک مہینہ مین اُنھون نے کہا مجھ اس سے زیادہ قوت ہے اور یہ سوال وجواب کئی دفعہ ہوئے آخر آپ نے فرمایا ایک ہفتہ مین ختم کر اُنھون نے عرض کیا مجھ اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا جو تین دن سے کم مین پڑھے وہ قرآن نہین سمجھتا

اس حدیث کے ساتھ اگر حضرت علی مرتضیٰ کا (جسنے آپ آٹھ ختم کرنا نقل کرتے ہین اگر وہ قول جو دارمی نے آپ سے نقل کیا ہے کہ جس قرات مین تدبر نہین وہ قرات ہی نہین" ملایا جاوے تو اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو تین دن کے اندر ختم قرآن کرتا ہے

عن علی کقراۃ لا تدبر فیھا (دارمی)	

جواب نمبر ۵ | ضمن الف

وہ قرآن ہی نہین پڑھتا ۔ پہر حضرت مرتضی کی نسبت یہ روائیت (کہ وہ ایک دن مین آٹھ ختم کیا کرتے تھے) کیونکر لائق تسلیم ہے۔

عن انس رض جاء ثلثة رهط الی ازواج النبی صلی الله علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی الله علیه وسلم فلما اخبروا بها کانهم تقالوها فقالوا این نحن من النبی صلی الله علیه وسلم قد غفر الله ما تقدم من ذنبه وما تاخر فقال احدهم اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الاخر انا اصوم النهار ابدا فلا افطر وقال الاخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی الله علیه وسلم فقال انتم قلتم کذا وکذا والله انی لاخشاکم لله واتقاکم به لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رض سے روائیت ہے کہ تین اصحابی آنحضرت صلعم کی ازواج کے پاس جاکر آنحضرت کی عبادت کا حال پوچھنے کو آئے جب ازواج نے خبر دی تو انہون نے اس عبادت کو تہوڑا سمجہا (یعنے اپنے حق مین نہ آنحضرت کے حق مین چنانچہ انکا قول آیندہ اسپر شاہد ہے) اور کہا ہم کہان اور آنحضرت صلعم کہان ۔ آپکے تو خدا نے اگلے پچہلے گناہ بخشدیئے ہین ۔ اُن مین ایک بولا مین تو ہمیشہ تمام رات نماز پڑہا کرون گا ۔ دوسرا بولا مین ہمیشہ روزہ رکہونگا کبہی افطار نکرونگا ۔ تیسرا بولا مین عورتون سے الگ ہوتا ہون پہر کبہی نکاح نکرون گا ۔ آنحضرت بہی اتنے مین آپہونچے اور فرمایا تمنے ایسا ایسا کہا ہے سُن کہو مین تمسے زیادہ خدا سے ڈرتا اور پرہیز کرتا

ہون لیکن مین روزہ بھی رکھتا ہون افطار بھی کرتا ہون نماز بھی پڑھتا ہون سو بھی رہتا ہون اور نکاح بھی رکھتا ہون - جو سنت سے مُنہ پھیرے وہ ہم سے نہین ہے -

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے انکو فرمایا تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور تمام شب قیام کرتا ہے ایسا کریگا تو اسکے سبب تیری آنکھین گہری اور ضعیف ہو جائینگے جسنے ہمیشہ روزہ رکھا وہ روزہ دار نہین ہے

عن عبداللہ قال قال لی رسول اللہ یا عبداللہ انک تصوم الدھر وتقوم اللیل انک اذا فعلت ذالک ھجمت لہ العین ونھکت لا صام من صام الدھر (مسلم)

ان احادیث کی تاویل وجواب مین آپ اگر تقلید اپنے معاصرین یا سابقین کی کچھ کہین تو پہلے اوسکو سوچ لین جو کچھ اونہون نے کہا ہے وہ اسوقت ہمارے پیش نظر ہے اور وہ سب کا سب محل بحث وکلام ہے اسکو آپ نقل کرینگے تو ہم اسکا جواب اچھی طرح دینگے یا کہو گے کہ ہم نہین مانتے (جیسا کہ عموماً ہمیشہ آپ کہا کرتے ہین) خوب سمجھا دینگے کہ یہہ جوابات وتاویلات لائق قبول نہین ہین - یا نفعل ہم کچھ نہین بولتے - اور خود بخود کسی سے الجھنا پسند نہین کرتے -

آثار صحابہ معارضہ آثار متمسکہ جناب والا ہی کی بکثرت ہین از انجملہ چند آثار نقل کیجاتی ہین خود حضرت عمر فاروق رضہ سے (جنکا صایم الدہر ہونا بلفظ ما صام حتی مر الصوم آپ نقل کرتے ہین) ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح روایت کیا ہے کہ ایکو ایک آدمی کے ہمیشہ روزہ رکھنے کی خبر پہونچی اپنے درہ لیکر اسپر حملہ کیا -

عن ابن عمر رض قال بلغ عمر ان رجلا یصوم الدھر فعلاہ بالدرہ ویقول یا دھر (رواہ ابن ابی شیبۃ)

(یا بارا) اور یہہ کہنے لگے اے دہر -

اور **حضرت ابو موسیٰ** اشعری سے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ جو تمام زمانہ روزہ رکھیگا اسپر دوزخ تنگ ہوگی پھر اپنا ہاتھ بھینچ کر اسکی کیفیت بتائے - اور

عن ابی موسیٰ من صام الدھر ضیقت علیہ جھنم وقبض کذا (رواہ احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

عن مسروق قال قلت لعائشة ایّ حین اُحب ان یقرأ احدهم فی ایّ حین یختم القرآن فقالت قد اوا له یقرأ ثلاثا فقالت قد اوا له یقرأ کنت اقوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة فیقرأ بالبقرة وآل عمران والنساء فلا یمر بآیة فیها استبشار الا دعا ورغب ولا بآیة فیها تخویف الا دعا واستعاذ

کہا کہ لوگ ایک سے تین دن اور دو دن میں قرآن ختم کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو تین دن سے کم میں پڑھا مگر سمجھ نہ پڑھا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شب کو نماز تہجد کی کھڑی ہوتی تو آپ سورہ بقر آل عمران نساء پڑھتے۔ جب آپ آیت بشارت پر گذرتے خدا سے بخشش مانگتے اور جب آیت خوف پر گذرتے عذاب سے پناہ مانگتے۔

اور حضرت ابن مسعودؓ سے ابن ابی داؤد نے روایت کیا ہے کہ تین دن کم میں قرآن ختم نہ کرنا چاہیے۔

عن ابن مسعود انه لا یقرأ القرآن فی اقل من ثلث

اور حضرت معاذ بن جبل سے ابو عبید نے روایت کیا ہے کہ آپ تین دن سے کم ختم قرآن کرنے کو مکروہ سمجھتے۔

اخرج ابو عبید عن معاذ بن جبل انه کان یکره ان یقرأ القرآن فی اقل من ثلث

ان تینوں کو شیخ جلال الدین سیوطی نے اتقان میں نقل کرکے فرمایا ہے کہ

ویلیه من ختم فی اربع ثم فی خمس ثم فی ست ثم فی سبع وهذا اوسط الامور واحسنه وهو فعل الاکثرین من الصحابة وغیرهم واخرج سعید عن عبد اللہ بن عمر قال فی کم یستحب ان یختم القرآن قال فی سبع ولا تزد علی ذلک.

سات دن میں قرآن ختم کرنا اوسط امور سے اور بہتر ہے اور یہی اکثر اصحاب وغیرہ کا فعل تھا چنانچہ عبداللہ بن عمرو کو آنحضرت نے فرمایا ہے کہ سات دن میں قرآن ختم کرو اس سے زیادہ نہ کرو۔

دفعہ ۵ من الفتح

اور محلی شرح مؤطا میں مالکی سے نقل کیا ہے اس بیت کی نسبت سے اکثر علماء نے سات دن میں ختم پر زیادتی سے منع کیا ہے:-

قال الامام ابی وبھذا الحدیث منع کثیرون العمل بما زیادۃ علی السبع:-

(محلی شرح مؤطا)

ان آثار کے جواب میں بھی جو آپ کہنا چاہیں پہلے اوسکو سوچ لیں۔ جو کچھ آپکے علماء معاصرین یا سابقین نے کہا ہے اسکا جواب یہاں تحریر کیجئے۔ اسکے اظہار میں صرف آپکی طرف سے ہدایت کا انتظار ہے۔ اسکے سوا آپکچھ اور ہو تو لائیے اور کوئی نیا ہنر دکھائیے:-

سوال ان احادیث و آثار ممانعت عبادات خلاف سنت سے یہ تو بخوبی ثابت ہوا کہ وہ آثار جنسے تمہارے مخالف نے تمسک کیا صحیح ہو جائیں صورت میں بھی قابل استدلال و احتجاج ہیں مگر یہ کہئے کہ ان اکابر کو جنسے یہ آثار مروی ہیں درصورت تسلیم صحت ان آثار کے کیا کہا جائیگا مبتدع مخالف سنت یا کیا؟ —

جواب ان اکابر کو (بجز جہلاء اعدا کے) ہم مبتدع مخالف سنت ہرگز نہ کہینگے اور نہ اونکے ان افعال کو بسبب طریقہ وہ بسند صحیح ان اکابر سے ثابت ہوں بدعت قرار دینگے بلکہ بمقتضائے حسن ظنی جسکا مسلمانوں کے حق میں سوا اصحاب کی نسبت خصوصاً ارشاد وارد ہو حتی الوسع ان افعال کا کوئی محل نکالینگے اور انمیں کوئی ایسی تاویل کرینگے جس سے اون افعال کا امر بہ سنت ہونا منتفی اور زائل ہو جاوے۔ اور کچھ بن نہ پڑا تو یہ تجویز کرینگے کہ ان اکابر کو امر بہ سنت ہوا ان افعال کے مخالف میں علم نہیں ہوا۔ اور جسکو علم ہوا انکو نسیان ہو گیا ہو۔ اکابر علماء سے خلاف ظہور ہو سکتا ہے۔ اکثر ہی ہوتا ہے۔

چنانچہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر جلد ۱۲ مین اسکی پوری تفصیل کو بر بنائے منقول ہے اسی مقام مین اپنے معزز دوست نبابو مولوی عبد الحی صاحب کی عبارت اقامۃ الحجۃ اسکی تائید مین پیش کرتے ہین آپ فرماتے ہین فرماتے ہین

وفعہ ۱۰ الف

ما فحذہ انہ لا یخلو ما ان یعرض من النصوص النبویۃ و اقوالہ مواقفا لہ او یعرض مخالف لہ او لا یظہر ہذا ولا ذاک :-

فان کان الاول فلا ریب فی کون الاخذ بہ اولی وکان الثانی یجب بینہما حکم التعارض لو سع وان لم یمکن ذلک لا یکون الاخذ بقول احدہما او بعدہ اولی لورود النص المخالف ویعذر الصحابی بعدم علمہ بذلک النص :-

(آئمۃ الحجج مختصرا)

جو صحابی کرے وہ تین حال سے خالی نہین کوئی نص قرآن یا حدیث اسکے موافق معلوم ہوگی یا مخالف یا نہ موافق اور نہ مخالف :-

پہلی صورت (موافقت) مین اس فعل صحابی کو اخذ بہتر ہوگا ۔۔۔ دوسری صورت (مخالفت) مین فعل صحابی اور نص مین حتی الوسع تطبیق واقفت کی جائیگی ۔ یہ نہو سکے تو نص یا فعل صحابی کو مخالفت نص کے سبب نہ لیا جائیگا اور اس صحابی کا یہ عذر مبین کیا جاویگا کہ اسکو اس نص کا علم نہین ہوا :-

تیسری صورت مین صحابی کی تقلید کیجائے ۔ اس تفصیل سے جسکو مولوی صاحب نے بیان کیا ہے اور اسکا ایک حصہ سابق سے ثانی قبول اثار کے ثبوت مین منقول ہو چکا ہے اس مقام مین وہ تفصیل بیجہتی نہیں سمجھی گئی ہے نہ ضرور نہین ہوا ۔

وہ محل تاویلات جو ان افعال اکابر مین اس تعارض کی صحت ثبوت کے لئے ممکن ہین ہم ابھی بیان کرنا ضرور نہین سمجھتے ہیں ۔۔۔ ان افعال و اثار کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

دفعہ ۵	ضمن الف	بقاعدہ محدثین تصحیح کر دینگے تب ہم وہ محمل و تاویلات ذکر کرینگے ۔
		ہمارے معزز دوست جناب مولوی عبد الحی صاحب نے رسالہ اقامۃ الحجۃ ان افعال کے محامل و تاویلات مین عمدہ تفصیل کی ہے جسکی ہم دل سے قدر کرتے ہین اور اسکے اکثر حصہ سے اتفاق رکھتے ہین مگر ہم اسمین کمی زیادتی کرنا چاہتے ہین ۔ ہمارے مخاطب نے ہمکو ان محامل و تاویلات کی بیان پر (بہ تصحیح ان آثار کے) مجبور کیا تو ہم اسکا اظہار کرینگے ۔
دفعہ ۵	ب	(۱) جن امور کو ایضاح الحق مین بدعت کہا ہے ان امور کے صراط مستقیم مین بہی تعلیم نہین ہوئی ۔ یہہ جناب کی خوش فہمی ہے کہ آپنے تعلیمات صراط مستقیم کو تحقیقات ایضاح الحق کے مخالف سمجہہ لیا ہے صراط مستقیم کی تعلیمات کو ایضاح الحق مین حکم بدعت حقیقیہ یا حکمیہ سے مستثنیٰ کیا ہے ۔ اور صاف کہدیا ہے کہ بعض اخص خواص ان امور کو (جنکو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا ہے) بطور معالجہ کرتے ہین اور دین نہین سمجہتے اور نہ امور دینیہ کی طرح اسکا التزام رکھتے ہین ان کے حقمین وہ امور بدعت نہین ہین ۔ اصل عبارت ایضاح (جو اسکے صفحہ ۲۵ مین موجود ہے اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ مین بصفحہ ۴۵ منقول ہو چکی ہے) ضرور ملاحظہ فرماوین
		مولوی کرامت علی جونپوری کا ان تعلیمات صراط مستقیم کو تحقیقات ایضاح الحق کے مخالف سمجہنا اور بنا علیہ ایضاح الحق کو

وفعہ ۵ جواب ضمن ب

کسی اسمٰعیل وہابی کی تصنیف قرار دینا بہی اسی نافہمی پر مبنی ہے۔ علاوہ ازین اسکی بناء اس دلی عداوت پر بھی ہے جو مولوی کرامت علی کو گروہ اہل حدیث سے تہی اسکا ثبوت اونکے اس تقریر مین موجود ہے جو **مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ** واقع ۲۸ شعبان سنہ مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۸۷۶ء مین اونکی زبان سے سرزد ہوئی ہے اور وہ رسالہ ششمی ماہانہ سال ہشتم مجلس مذکور مین مندرج ہوکر شائع ہوچکی ہے۔ آپ اس تقریر مین گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت سے اپنی گروہ حنفیہ کو بری کرتے ہین اور اس بغاوت کی تہمت اہل حدیث کے سر پر رکہہ کر فرماتے ہین "اور کمبخت وہابیون کا حال یہہ ہے کہ ان کو اصلا اپنے دین و ایمان کا پاس و لحاظ بہی نہین ہے صرف بطمع نفسانی انہون نے یہہ سارا مکر پہیلا رکہا ہے۔ اور دین کے پردہ مین دنیا حاصل کیا چاہتے ہین پہر انکو کفر اسلام سے کیا مطلب۔ اگر آج یہان کوئی بادشاہ اسلام ہوتا تو اس سے بہی بے تکلف یہہ قوم لڑنے اور جہاد کرنے پر مستعد ہوجاتی فلا رحم اللہ علی اصولہم وفروعہم" ان الفاظ مین **مولوی کرامت علی (علیہ ما یستحقہ)** نے کوئی دقیقہ اہل حدیث سے عداوت کا فروگذاشت نہین کیا ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرکے انکے اصول و فروع کو رحمت الٰہی سے محروم کردیا۔ باایں ہمہ ہماری گروہ (اہلحدیث) کا نامی عالم قرار دینا عوام کو دہوکہ دینا اور انصاف کا خون کرنا نہین تو کیا ہے۔ مناظرہ الہی

دھوکہ دیا کرتے ہین اور اظہار تو اب اِس کا نام ہے
دیکھ گیا رہوین دلیل ہے جس سے آپ کے مناظرہ کا مناظرہ
نہونا مجادلہ ہونا ثابت ہے۔

(۲) جسنے یہہ تو کہین نہین کہا کہ قرون ثلثہ کے
بعد جو محدثین وفقہاء و علماء و اولیاء گذرے ہین
اُنکے عقاید اچھے نہین۔ آپ اپنے دعوے مین سچے ہین
تو ہماری عبارت مین اس حکم کلی کے نشان دہی کرین
ہمنے تو یہہ کہا ہے کہ جن افعال و عقاید کو ایضاح الحق مین بدعت
کہا گیا ہے اگر وہ پُرانی دنیا کے اولیاء و فقہاء و علماء و مومنین
کے عقاید ہون تو انکا کوئی حامی نہین اسمین نہ تمام محدثین
وفقہا بعد قرون ثلثہ کا ذکر ہے نہ انکے سبھی عقاید کا ذکر نہ کلیۃً
وعموماً ان عقاید کو بُرا کہا گیا ہے۔ صرف ان بعض عقاید کی عدم
حمایت کا بیان ہے جنکو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا ہے اسکو
ان عام اور محیط الفاظ سے تعبیر کرنا کہ قرون ثلثہ کے بعد جو
فقہا و محدثین گذرے ہین انکے عقاید اچھے نہین ہمارے طرف
سے ہوتا تو آپ اسکو مزور کذب کہتے ولیکن ہمارا یکو اس لفظ کذب
کی طرف منسوب نہین کرسکے۔ ہان یہہ مزور کہینگے کہ یہہ بیجا
الزامات مناظر کی شان سے بعید ہین اور ایسے الزامات کے
ساتھہ آپ کو مناظرہ کا دعوے زیبا نہین۔

(یہہ بارہوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا
ثابت ہے)۔

دفعہ ۵ نمبر الف

(۳) صحیح بخاری کے اس باب کا مطلب ہم نہین سمجھتے تو
بیجئے اسی پر ہمارا آپ کا مناظرہ ختم ہے اس صورت
مین ہم ہرگز اس امر کے لائق نہین ہین کہ آپ جیسے محدث
فاضلون سے مناظرہ و مخاطبہ کرین۔ مگر اس امر کا تصفیہ
صرف آپ کے دعوے سے نہین ہو سکتا۔ اس تصفیہ کے
لئے آپ کسی عالم منصف کو جو صرف کچہری کا مولوی نہو حکم
مقرر کر لین۔ وہ حکم اگر کہدے کہ جو مطلب اسکا ہمنے سمجھا ہے
وہ غلط ہے تو ہم آپکی شاگردی اختیار کرینگے۔ مناظرہ کیا
اور کسکا۔

ہم اس مقام مین اپنے اوس مطلب کی (جسکی طرف مجمل
اشارہ کر چکے ہین اور آپ اسکو غلط بتاتے ہین) تفصیل کرتے
ہین تاکہ ناظر منصف کو اسپر رائے زنی کا پورا موقع ملے

* [illegible] مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی [illegible] جناب مولوی وحید الزمان صاحب
حیدرآبادی [illegible] منصفی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امام بخاری رح فرماتے ہین گناہ (سبہی) کفر کے کام ہین (جیسا کہ طاعتین سبہی ایمان کامل کے کام ہین) مگر بجز شرک (یا کفر اعتقادی جو اسکا ہم پہلو ہے - ہم ان امور کے مرتکب کو - (بحکم قاعدہ حمل مشتق بوقت قیام مبدء) کافر (اعتقادی خارج از ملت اسلام) نہ کہا جاویگا (صرف یہی کہا جاویگا کہ اسنے کافرون کا کام کیا اور عملی کفر کا مرتکب ہوا چنانچہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمار صحابی کو اپنے غلام کو مان کا طعنہ دینے کے سبب سے) فرمایا تہا کہ تو ایسا آدمی ہے کہ تجہہ مین ایک جاہلیت (کفار کی خصلت) ہے مگر اسکو باوجود قیام خصلت کفر کے کافر نہ بنایا - اور خدا تعالے نے (اپنے رسول کی زبان پر) قتل اہل اسلام کو کفر کہا مگر اسکے مرتکبین کو باوجود ارتکاب قتل کافر نہین ٹھہرایا ارتکاب قتل کے ساتھہ انکا نام مسلمان رکہا -

اسکا مطلب جو قسطلانی نے بیان کیا ہے کہ مومن کو ارتکاب معاصی سے کافر نہ کہا جاوے جیسا کہ خوارج کہتے ہین اسکا ماحصل یہی ہے جو ہمنے بیان کیا ہے کہ باوجودیکہ معاصی کفر کے کام ہین پہر بہی انکے مرتکب کو بحکم قاعدہ حمل مشتق بوقت قیام مبدء کافر نہ کہا جاویگا جیسا کہ خوارج کہتے ہین -

جناب نے اس مطلب کو خود نہین سمجہا اور لفظ المعاصی من امر الجاہلیۃ کو غور سے نہین دیکہا اور اولٹا ہمپر نافہمی کا فتوی لگا دیا - جناب من یہان تو سوتے سوتے (مبالغہ نہ سمجہیگا بہت دفعہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ خاکسار نے اونگہتے اونگہتے صحیح بخاری کا سبق پڑہایا ہے اور مستعد طلبا کو اونکے سوال کا جواب دیا ہے) پڑہائی گئی ہے جسکے پڑہانے مین ہمارے اکثر ہمعصر فضلا شرح و حواشی سے کام چلاتے ہین - بااینہمہ ہم اس باب صحیح بخاری کا مطلب نہین سمجہتے تو ہمپر آپکی شاگردی ثابت ہو چکی - اب آپ اس امر کے فیصلہ کے لیے جسمین بن پڑہائے

ہاں اشاعرہ کا مذہب ملتا ہے) علما کو وقت کیوقت پیش کرنی - ورنہ ایسا
وجہالت سے زبان کو روکیں - اور یہ الزام عدم فہم
آپ نے اور سکا ٹھیک مطلب جو ہمنے بیان کیا ہے سمجھکر دیا ہے تو یہ نیر ہیں
وسیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا انتہا اور مجادلہ ہونا ثابت ہے اور اگر آپ نے
اسکا ٹھیک مطلب نہیں سمجھا اور ہمارا بیان محکم فکم صحیح نکلا تو بھی آپ سے
سچ وخطاب مناظرہ نہیں ہو سکتا - کیونکہ مناظرہ مین الفریقین
کچھ نسبت ہونی چاہئے - ہمارے استدلال صحیح بخاری کا تو آپ نے جواب دیا
جسکا جواب عرض کیا گیا - مگر ہماری ستنہاء باقوال متکلمین وفقہاء جنہوں نے
اہل قبلہ کو باوجود اعتقاد امور کفریہ کا کافر نہیں کہا کے جواب مین آپنے کچھ
نہیں فرمایا - چوہا اور پانی والی مقولہ جواب جناب اسکا جواب نہیں
ہو سکتا انمین بعض بدعات کا موجب کفر ہونا بیان ہوا ہے جس سے ہمکو بھی
انکار نہیں ہمنے اسکا جواب نہ آنیکا بعض امور کے مرتکب ومعتقد کو باوجود
کفر تکفیر سے ان امور کے لیکن ہم کافر نہیں کہا اور اس قاعدہ کلیہ پر
بوقت قیام سبب کا کیون خلاف کیا - اس قول مذہب فقہاء متکلمین
آپکو علم نہ ہو تو آپ شرح مواقف وشرح مقاصد وشرح فقہ اکبر ملا علی قاری
یہ کتابین میسر نہ ہون تو اتحاف السنہ صفحہ ۱۱۱ باب ۱۰ یہ تینون مراجعت کریں
اور اگر یہ کتابین ملاحظہ جناب سے گذری ہین اور قول مذہب فقہاء متکلمین
کا جناب کو علم ہے تو ہمارے دعوی وبیان کے اقتضاء کریں یا اس
قول فقہاء متکلمین کا جواب دین - ایک امر واجب تسلیم یا ادب ادب
کے تسلیم یا رہے سو صرف سکوت اختیار کرنا مناظر کی شان سے بعید ہے
یہ جو ہمنے دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مناظرہ نہونا بلکہ مجادلہ

ہونا ثابت ہے۔

(۴ و ۵) ہمنے یا صاحب ایضاح نے کہین نہین کہا کہ مرتکب بدعت پر خواہ وہ کیسی ہو اطلاق مبتدع ہو نہین سکتا۔ یا کسی مرتکب بدعت کو شرعاً مبتدع نہین کہا جاتا۔ آپ صادق القول ہین تو ہمارے یا صاحب ایضاح کی کلام مین اسکی نشان دہی کرین۔ ہمنے تو صرف کلیت کی نفی کی ہے اور صاف کہدیا ہے "یہ بات کلیۃً صحیح نہین" اس سے صاف ثابت ہے کہ بعض بدعات کے مرتکب مبتدع ہو سکتے ہین اور بعض امور کفریہ کے مرتکب کافر۔

آپکو اسمین شک ہو تو کسی منطق جاننے والے سے دریافت فرمائین کہ نفی کلیت کا مفہوم کیا ہے اور قضیہ "لیس کل بدعۃ یکفر صاحبہا" کا نقض کیا ہے۔ اور "بعض بدعۃ یکفر صاحبہا" کا صدق اسکے ساتھ ممکن ہے یا نہین؟

مولوی صاحب نہایت افسوس اور کمال التعجب کا محل ہے کہ خود مدلولات کو علم و فہم مین دستگاہ تو یہ ہے کہ ایک ادنی مسئلہ منطق (جسکو منطق کی پہلی کتاب (ایساغوجی) پڑھنیوالے جانتے ہین) کے مخالفت سے بچ نہین سکے۔ اور دعوی یہ کہ ہم سے تقریری مناظرہ کرو۔ ہم تمہارے علم کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور علوم مین تمہاری پایگاہ دیکھتے ہین بحکم ؎

توان شناخت بیکروز در شمائل مرد کہ اکجاش رسیدست پایگاہ علوم

اس علم پر تو یہ دعوی کسی کے نزدیک اور کسی وجہ سے زیبا نہین ہے۔

کیا حلوی خوردن از روی باید مثل ہی جناب نے نہین سنی

اور صاحب ایضاح نے ہی کلیت ہی کی نفی کی ہے اور صرف بعض بدعات کے مرتکب کو

متبوع کہنے سے منع کیا ہے۔

اصل عبارت صاحب الضیاع پر ہے جو اسکے صفحہ ۳۵ میں موجود ہے۔

مسئلہ سادسہ باید دانست کہ بہ چند در شرع شریف لفظ بسیارے را از القاب واقوال واخلاق از مشعب کفر ونفاق شمردہ اند اما از اطلاق لفظ کافر و منافق بر شخص خاص ہمین بنا و میشود کہ عقیدہ کفر ونفاق میدارد ہمچنین با یدفہمید کہ ہر چند ہزاران ہزار امور از قسم بدعت ہست کہ پارہ ازان بلد الذکر شمودہ در ینمقام ذکر کردہ شد اما از اطلاق لفظ متبوع یا صاحب بدعت بر شخص خاص ہمین معنی فہمیدہ می شود کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت میدارد۔

پس بنابر ارتکاب ہر قسم بدعت (اس لفظ کو غور سے پڑھیگا) از بدعت حقیقیہ وجمیع اقسام بدعت حکمیہ مرتکب آنرا مبتدع وصاحب بدعت نتوان گفت الخ۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ ہمیں اور صاحب الضیاع پر آپکا الزام بیجا الزام ومحض اتہام ہے اور چند وجوہ دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مناظرہ بیجا بلکہ مجادلہ ہونا ثابت ہے۔

(۶) فضل رسول بدایونی کو مبتدع کہنا ہمارے اصول سنت جنکو فقیر ہم اور آپ) ماننے ہیں) کے موافق اور مفہوم ومنطوق اشاعۃ السنہ والضیاع المحق ومفہوم کلام جناب کے مطابق ہے۔

جن پیروان مذہب حنفی کو نواب صاحب بہوپال نے مبتدع کہا ہے وہی اسی لایق ہیں کہ اونکو مبتدع کہا جاوے وہ درحقیقت حنفی مذہب کے پیرو نہیں ہیں۔ المجموعہ حال اور شرح مقال کچھ تو جواب دفعہ ۴ کے ضمن میں بصفحہ ہو چکی ہے اور کچھ آئندہ بجواب دفعہ ۶ ہوگی۔

نواب صاحب بہوپال عموماً پیروان مذہب حنفی کو مبتدع نہیں کہتے اور نہ

اور نہ مبتدع جانتے ہین - صدہا پیروان مذہب حنفی کو متبع و بزرگ جانتے ہین اور اونکے کلام سے جابجا اپنی تصانیف مین استشہاد کرتے ہین جناب آپکی تالیفات کا مطالعہ فرماوین تو اس سوء ظنی سے غالباً تہم جاوین -

۶۱ آپ جواب دفعہ ۶ ہمارے مضمون کے فرماتے ہین کہ "اس اجمال کی تفصیل کرین اور یہہ بتاوین کہ وہ کونسی تقلید ہے جسکو شرک یا بدعت کہا جاتا ہے -

جواب

۶ وہ تقلید بمقابلہ نصوص ہے - ایک شخص کسی آیت کے معنی خوب جانتا ہے یا حدیث کی صحت کو مانتا ہے اور اسکی نسخ پر کوئی دلیل نہین پاتا اور نہ اسکے معنی مین کسی تاویل کی گنجایش دیکہتا ہے پہر وہ اپنے امام مذہب کی تقلید کے لحاظ سے اس آیہ یا حدیث پر عمل کرنا جایز نہین جانتا اور یہہ کہتا ہے کہ اس آیہ یا حدیث پر عمل کرنا مجتہدین ہی کا کام تہا - ہمکو یہہ عمل و استدلال جایز نہین ہے - ہمپر اوسی مجتہد امام کی پیروی و تقلید فرض و واجب ہے اور اوسکی مخالفت (ایک ہی مسئلہ مین کیون نہون) حرام -

ایسی تقلید کی برائی مین اقوال سلف و خلف محدثین و فقہا و مفسرین وغیرہ علما اس کثرت سے وارد ہین کہ اگر ہم ان سب کو بالاستیعاب نقل کرنا چاہین تو اشاعۃ السنہ کی جلد کامل بہی اسکی نقل کے لئے کافی نہو - اسلئے ہم انکی نقل و تفصیل سے قلم کو کہتے

وقفہ ۶

ہیں - اور بجائے اس تفصیل کے اس اجمال پر اکتفا کرتے ہیں کہ آپ تفسیر کبیر - تفسیر نیشاپوری - تفسیر بیضاوی - کتاب الرد علی من اخلد الی الارض کتاب المؤمل فی الرد الی الامر الاول اغتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ - میزان شعرانی براقیت شعرانی مواہب لدنیہ - حجۃ اللہ البالغہ - قول سدید - عقد الجید - العقد الفرید - اعلام الموقعین عن رب العلمین - الیقاظ فی سبب الاختلاف و اساس اللبیب - فتوحات مکیہ - معیار حق ہیں ان اقوال کو ملاحظہ کریں اور اگر یہ کتابیں میسر نہ آویں تو شاعۃ السنہ میں گذشتہ و ضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد ۱ و ۲ و ۳ ہی کو دیکھیں - اسمقام میں ہم آپکے ایک سرگروہ کا قول اس تقلید کی برائی میں نقل کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آپ انکے اقوال کو اُن ہی اقوال کے ذیل میں مقام خیال فرماویں گے - اور اس سے نفع اٹھائینگے وہ جناب مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی ہیں جو السعایۃ الکبیر میں عبارت شیخ ابن شعرانی کو جو صفحہ ۵۳ سطر ۲ جلد ۱ میں نقل ہو چکی ہے نقل کرکے فرماتے ہیں ---- میں کہتا ہوں کہ لوگ پرانے زمانہ سے

اور ابن عابدین من قدماء الشامیین ابتک دو نسخے ہو رہے ہیں ایک فقہ حنفیہ کی الفرقتین فظائفقہ فقہ حنفیون میں سخت متعصب ہے انہوں نے فتاوی کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اگر کسی حدیث صحیح انکے خلاف میں پاتے ہیں

فصوا فی الحنفیۃ فحسب شدیدگ والکتب فی الفتاوی التی تمامشد یدان جاء

+ ہم بحمد اللہ تعالیٰ اس بات پر ۲۵۰ اشاعۃ السنہ مع مدارج و اعلام ... شاعۃ السنہ کی عادت و شعائر میں سے ہو گئی ہے اور ... اس مقام پر ... اگر اس ... دیکھ لیا ہوتا تو آجکل کے ... کرکے اس قول ... اشاعۃ السنہ نمبر ... میں ایک ... سنی ... ہو گئی ... ہو گیا ہے اور اس قول کو ... سے

وفعہ ۶ جواب

حدیثہ صحیحا وان وجد ما یخالفہ
خلافہ اعموا ان وجدوا ان ھذا
الحدیث صحیحا لا حدیث صاحب المذھب
ولم یعلم خلافہ وھذا یسلمونہ
بما روت الثقات عن ابی حنیفۃ
فقدیم اذا ما ثبت ان عن
اقوال الشریفۃ مترک ما خالف
الصحیح ای سدید وھو عین تقلید
الامام لا ان التقلید بمعنی ان
الامام قائل بکل ما قال واخذ
وھم ما وجدوہ الشرع والآثار فقلنا
فی حقھ نعم ناسیۃ واعتقدوا
اعتقادا فیہ ومطالعۃ المیزان انھم
نافع وداوھم رافع لیتخذ العاقل
سبلا بین وھجر طریق المخالفین

النافع الکبیر لمن یطالع
الجامع الصغیر

لیعلم ایضا ان الحنفی لو ترک فی مسئلۃ
مذھبہ اما سمع القول لیل خلافہ فیخرج
بہ عن ربقۃ التقلید بل ھو عین التقلید

تو کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے
مذہب کا امام اسکو لے لیتا اور اسکے
خلاف حکم نہ دیتا۔ اور انکی یہ بات
انکی نادانی ہے اسبات سے جو ثقہ
لوگوں نے امام ابوحنیفہ سے نقل
کی ہے کہ وہ اپنے اقوال سے حدیث کو
مقدم رکھتے تھے پس قول امام خلاف
حدیث کو چھوڑ دینا بہت درست
رائے ہے۔ اور یہ عین تقلید امام
ہے نہ کہ ترک تقلید۔ اور ایک فرقہ
یہ خیال کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے
حدیثوں کو عموماً چھوڑ کر اپنا قیاس
کیا ہے سو انہوں نے انکے حق میں
بدظنی کی اور انکی نسبت برا اعتقاد
جما یا کتاب میزان کبریٰ کا مطالعہ
دونوں فریق کو نافع ہے اور انکے
دھوکوں کو دافع۔ دانا کو چاہیے
کہ بیچ کی چال اختیار کرے اور
ان دونوں فریق کی راہ چھوڑ دے
اور آپ فوائد بہیہ میں فرماتے ہیں
اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ

یہ عبارت میں نے شامی سے جلد ۳ کے ۱۱ میں نقل کی ہے اور یہ بات بھی لکھی ہے کہ یہ عادت ہمارے خلاف عادت ہمارے

دفعہ ۶

فی صلوٰۃ ترک التقلید الا تری الی
ان عصام بن یوسف ترک مذہب
ابی حنیفۃ فی عدم الرفع ومع ذلک
ھو معدود فی الحنفیۃ و
یؤیدہ ما حکاہ اصحاب
الفتاوی المعتمدۃ من اصحابنا
من تقلید ابی یوسف یوما
الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فی طہارۃ
القلتین والی انہ المشتکی من
جہلۃ زماننا حیث یطعنون
علی من ترک تقلید امامہ
فی مسئلۃ واحدۃ لقوۃ
دلیلہا ویخرجونہ عن
مقلدیہ - ولا عجب منہم
فانہم من العوام انما العجب
ممن یتشبہ بالعلماء ویمشی
مشیہم کالانعام ٭

کوئی کسی مسئلہ مین اپنے امام کا مذہب
اسکے مخالف دلیل (قران یا حدیث)
قوت کے سبب ترک کرے تو وہ تقلید
سے باہر نہین ہوتا - تمنے نہین دیکھا
عصام بن یوسف نے امام ابو حنیفہ
کا مذہب رفع یدین نہ کرنے مین ترک
کر دیا ہے اور باوجود اسکے وہ حنفیون
مین شمار کیا جاتا ہے اور اسکی تائید
کرتا ہے جو کتب فتاوی مین منقول ہے
کہ امام ابو یوسف نے ایکدن امام شافعی
کا قول مسئلہ قلتین مین اختیار کر لیا
تہا ہمارے زمانہ کی جاہلون کیطرف
سے خدا ہی کی جناب مین شکایت کیجاتی
ہے کہ وہ ایک مسئلہ مین بہی قوت
دلیل مخالف کے سب امام مذہب کی
تقلید چہوڑنے پر طعن کرتے ہین
اُنسے کیا تعجب ہے وہ تو عامی ہی
ہین تعجب اُنسے ہے جو علما بن بیٹھے
ہین اور چال عامیونکی چلتے ہین
جیسے جانور

دفعہ ۷ (۱) — آپ بجواب دفعہ ۷ ہمارے جواب کے فرماتے ہین اہلحدیث کو تو کوئی شخص کافر نہین کہتا بشرطیکہ وہ اہلحدیث ہون آپ ہمکو مجہول الاسماء تحریرات کا ذمہ وار کیون ٹہراتے ہین جن کتابون کا نام آپنے تحریر فرمایا ہے بعض تو مجہول الاسماء والصفات کی تصنیف ہے اور بعض آپ کو کوئی خانہ جنگیان ہین ان دونون صورتون مین ہم ذمہ وار جواب وہ نہین ہو سکتے۔

(۲) ہماری گذارش سے ترقی معکوس کی صحت مین جسطرح سے کلام تہا وہ بدستور قایم ہے اسکی تصدیق کو آپکے انصاف پر چہوڑتا ہون۔

(۳) اخیر مین آپ خاکسار کو ایک نوازشنامہ سے مشرف فرماتے ہین جسکے الفاظ یہ ہین۔

بخدمت گرامی جامع فضایل و کمالات مولوی محمد حسین صاحب لاہوری دام عنایتہ۔ خاکسار وکیل احمد التماس کرتا ہے کہ اصل رسالہ اشاعۃ السنہ مین مسائل مذہب مخاطب درج نہین ہوتے بلکہ یہ مسائل ضمیمہ مین لکہے جاتے ہین تو آپ مخلص کو صرف ضمیمہ کا مشتاق تصور فرماوین۔ اب صاف صاف ارشاد ہو کہ ہمکو کسقدر روپیہ معہ محصول ڈاک آپکی خدمت مین بہیجنا چاہیے۔

نیازمند وکیل احمد

جواب

دفعہ ۷ (۱) اس جواب مین تو آپنے (علم انصاف مناظرہ تو درکنار رہا) پابندی وضع کو بہی طاق مین رکہدیا اور ایک ایسا دعوی خلاف واقعہ کیا ہے جسکا

خلاف واقع ہونا خود آپکی صریح کلام سے ثابت ہے - آپنے اس دعوی کیوقت یہہ خیال نہ کیا کہ اس امر کو تو عام اہل وضع پسند نہین کرتے اسپر لوگ مطلع ہونگے تو ہمکو کیا کہینگے -

اجی جناب اور دن کو تو جانے دیجئے آپنے خود اوس فرقہ کو کافرون اسلام سے خارج قرار دیا ہے آپکی کتاب نصرۃ المجتہدین اسوقت ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہے اسکے صفحہ ۵۹ سطر ۳ و ۴ مین آپ اپنے حریف فیخ محی الدین صاحب کے خطاب مین صاف فرماتے ہین "یہ زنامی دینا وہ اخذہ اخروی کا خیال نکرنا تمہارا ہی کام ہے اسوجہ تمہارا فرقہ خارج از دایرۂ اسلام ہے" اس لفظ "خارج از دائیرہ اسلام" کو غور سے مطالعہ مین لاوین اور انصاف سے فرماوین کہ اس لفظ کے ساتھہ آپکے اس دعوی کو ملاکر لوگ آپکو کیا کہینگے - یہہ لفظ معنی تکفیر مین ایسا ظاہر و صریح ہے کہ لفظ کفر سے اسکی دلالت کچھہ پست نہین کفر تو دو نو معنی (کفر عملی و کفر اعتقادی یعنے خروج از ملت اسلام) کا محتمل ہوتا ہے یہہ لفظ صاف کر معنی ثانی کو متعین کر رہا ہے - پھر آپکا یہہ دعوی کہ اس گروہ کو کسیکو کافر نہین کہا - نہین تو کیا ہے - اس قول مین تو آپنے کہام کہلا اس گروہ کو کافر کہا - اور یہہ کافر کہنا آپکی ہی کلام مین پایا جاتا ہے جسمین آپ اس تکفیر سے انکار فرما رہے ہین - آپنے اسمین اپنے انکار تکفیر کو اس شرط سے مشروط کیا ہے "بشرطیکہ وہ اہلحدیث ہون" اور چونکہ یہہ شرط آپکے نزدیک اسمین پائی نہین جاتی چنانچہ آپنے الف دعوہ مین انکے اہلحدیث ہونے سے صاف انکار کر چکے ہین لہذا حکم اذا فات الشرط فات المشروط یہہ انکار تکفیر آپکے نزدیک کان لم یکن

ہے اور صرف زبانی زبانی ہے۔ دل سے آپکو اس تکفیر سے انکار نہین ہے
آپکے سوا اور جن بے انصاف مکفرین اہلحدیث کا ہمنے دفعہ ۷ مین ذکر کیا ہی انکا
حال و مقال بھی آپ پر مخفی نہین ہے پھر انکی نسبت آپکا یہہ کہنا کہ وہ
مجہول الاسماء والصفات ہین یا وہ گروہ اہلحدیث مین سے نہین انصاف کا
خون کرنا ہے (یہہ سولہوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا
ثابت ہوتا ہے) اور اگر آپ اسیکو انصاف سمجھتے ہین تو حلفاً بیان کرین
کہ آپ گلابی چو ورقہ (جامع الشواہد) و انتظام المساجد و توفیر و تنویر و
تحفہ دمدار و انتصار کے مولفین و مہر کرنیوالون کو نہین جانتے یا آپ مولوی
عبد القادر پسر مولوی فضل رسول بدایونی - محدث پنجابی مقیم دہلی -
مولوی محمد یعقوب مدرس مدرسہ دیوبند مولوی قطب الدین صاحب
مرحوم دہلوی - مولوی محمد پسر مولوی عبد القادر لودہانوی وغیرہ
مولویان دہلی و لکھنو کو مجہول خیال کرتے ہین یا آپ ان لوگون مین
سے کسیکو اہلحدیث سے سمجھتے ہین - اس حلفی بیان سے آپ انکاری
ہونگے تو ناظرین یقیناً جان جائینگے کہ آپنے تجاہل عارفانہ اختیار کیا
ہے اور بغرض الزام یا دفع الزام ان مکفرین کو مجہول الاسماء والصفات
یا گروہ اہلحدیث سے قرار دیا ہے اور انصاف کا خون کیا ہے۔

(۲) ہمارے ان گذارشات اطمینانی اور معروضات برہانی سے امید ہے
جناب اور عامہ ناظرین کو یقین ہوگا کہ مضمون ترقی معکوس مین آپکا کلام
بے جا اور عکس نا راست و ناروا ہے اور وہ مضمون بلا مزاحمت صحیح
و بجا ہے۔ واقعی آپکے گروہ کے لوگ مسلمانون کو کافر بتاتے ہین اور ہر سال
مسلمانون کا نمبر گھٹاتے ہین -

(۳) بجواب نوازشنامہ یہہ عاجزانہ گذارش ہے کہ اشاعۃ السنہ مین گذشتہ خصوصاً جلد اول و دوم بہی متعرض مسائل مذہب جناب سے خالی نہین اور ضمیمجات اشاعۃ السنہ اصل رسالہ سے علیحدہ قیمتاً نہین مل سکتی ہان بلا قیمت ہدیہ چاہین تو حاضر ہین شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ جواب سابق مین معروض خدمت ہو چکی ہے اور بذریعہ اخبار مشیر قیصر ملاحظہ سامی سے گذری ہے۔ یہہ جواب بذریعہ ایک رجسٹرڈ کارڈ مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۸۴ء بہی گذارش خدمت ہوا ہے جسکا آجتک ہمکو کوئی جواب نہین ملا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دو دفعہ بذریعہ اخبار رسالہ طلب فرمانا محض حیلہ و بہانہ ہے۔ حقیقت مین آپکو نہ رسالہ دیکہنا منظور ہے نہ اسکا جواب دینا مدنظر ہے۔ ورنہ طلب رسالہ مین توسط اخبار کیا ضرورت ہے اور طلب مین چہہ چہہ مہینہ کے توقف کے کیا معنی۔ جوابات جواب جناب تمام ہوئے اب ایک ناصحانہ التماس مین کرون۔

ناصحانہ التماس

آپکی سابقہ و حالیہ تحریرات اور ہماری طرف سے آپکے جوابات قطعی طور پر فیصلہ کرتے ہین کہ ہماری آپکی بحث و گفتگو بے جوڑ ہے اور ہم مین آپ مین وہ نسبت و مناسبت (جو مناظرین مین ہونی چاہئے) ہرگز نہین ہے ہم خطاب جناب کے لایق نہین یا آپ ہمارے ... کیونکہ ہمارے دلائل و استنباطات (جنسے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپکے اعتراضات کا نافہمی پر مبنی ہونا ثابت ہوتا ہے) صحیح ہین تو ہمکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور بحضرت علی مرتضی ایک دن مین آٹھ ختم قرآن کرتے - اسپر آپ نے کسی کتاب کا حوالہ نہین دیا کہ جس رسالہ اقامۃ الحجہ مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی سے آپ نے یہہ سب آثار نقل کیے ہین اسمین بھی کسی کتاب کا حوالہ نہین صرف اسقدر کہا ہے "کما ذکرہ بعض شراح البخاری"۔

(۳) ان امور کا قرون ثلثہ مین پایا جانا ثابت ہوا اب ایضاح الحق کی حسب وعدہ خبر لو -

اور ضمن **ب دفعہ ۵** کے جواب مین فرمایا ہے -

(۱) جن امور کو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا وہ اگر صراط مستقیم مین تعلیم کیے گئے ہین - اسی وجہ سے تمہارے گروہ کے ایک نامی فاضل (مولوی کرامت علی جونپوری نے رسالہ المسمیان القلوب مین صاف کہدیا ہے کہ ایضاح الحق مولوی محمد اسمعیل دہلوی کی تالیف نہین کسی اور لامذہب اور وہابی اسمعیل کی تالیف ہے -

(۲) تمہاری یہہ بات کہ خیر القرون کے بعد جو محدثین فقہاء اولیاء علما گزرے ہین انکے عقائد اچھے نہین - لائق تسلیم نہین -

(۳) صحیح بخاری کے باب المعاصی من امر الجاھلیۃ ولا یکفر صاحبھا بارتکابھا الا بالشرک کا آپ مطلب نہین سمجھتے اسکا مطلب یہہ ہے کہ گبیرہ و صغیرہ کے ارتکاب سے آدمی کافر نہین ہوتا جبتک شرک نکرے چنانچہ قسطلانی نے لکھا ہے -

(۴) آپکا یہہ خیال کہ مرتکب بدعت پر اطلاق بدعت شرعاً نہین کیا غلط ہے اور صحیح یہہ ہے کہ اگر بدعت اعتقاد کے متعلق ہو اور اوس مین کسی امر اتفاقی یا دین مین بدیہی سے انکار پایا جائے تو اسکا معتقد مبتدع

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

بلکہ کافر ہے۔

(۵) صاحب ایضاح سے تعجب ہے کہ ایسے امور کفریہ کے معتقد کو تو مبتدع نہیں کہا اور جو امور بدعت نہیں انکو بدعت بتلایا ہے۔

(۶) مولوی بشیر الدین مرحوم نے مولوی فضل رسول بدایونی کو مبتدع کہا ہے اور نواب صاحب بھوپال نے پیروان مذہب حنفی کو۔

جواب

جواب الف (۱) منجملہ ان آثار اربعہ اثر حضرت عمر فاروقؓ کو آپکے دعوے سے کچھ تعلق نہیں آپکا دعویٰ یہ تھا کہ مردوں سے مدد لینا قرون ثلثہ میں پایا گیا ہے۔ اور اس اثر میں استمداد اموات کا نام و نشان نہیں ہے۔ نہ اسمیں مردہ کا ذکر ہے نہ جناب باری کی دعا میں اسکے توسل کا اثر۔ بلکہ وہ اثر تو ہمارے دعویٰ کی دلیل اور آپ پر حجت ہے کیونکہ اس میں صاف بیان ہے کہ حضرت فاروقؓ نے بعد وصال نبوی آنحضرتؐ کا توسل دعا میں نہیں کیا اور اس دعا میں حضرت عباسؓ کو جو اُسوقت زندہ و موجود تھے وسیلہ بنایا اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں جو صحیح بخاری میں بحوالہ ۱۳۷ منقول ہیں

عن انس رضی اللہ عنہ ان عمر بن الخطابؓ	حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب
کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن	پڑتا تو حضرت عمر فاروقؓ حضرت عباسؓ کے
عبد المطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک	وسیلہ سے مینہ مانگتے اور یوں فرماتے
بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا	کہ خدایا ہم آنحضرتؐ کے وسیلہ سے
فاسقنا فیسقون (صحیح بخاری ص۱۳۷)	مینہ مانگا کرتے تھے (یعنی جب آنحضرتؐ

جواب دفعہ ۵ ضمن الف

زندہ تھے) تو تو مینہہ برسایا کرتا تہا اب ہم (یعنے بعد رحلت نبوی) آنحضرتؐ کے چچا کے وسیلہ سے مینہہ مانگتے ہین تو مینہہ برسا۔ پس مینہہ برستا۔

پھر معلوم نہین کہ کس غرض اور کس خیال سے آپ نے اِسمقام اثبات استعانت اموات مین اِس اثر کو جس سے استعانت اموات کی برخلاف استعانت باحیا صاف اور کھلے طور پر موجود ہے پیش کیا ہے اور اپنے اور ہمارے اوقات اور انصاف کا خون کر ڈالا اور داب مناظرہ سے بالکل مخالف ہو کر ایک امر محض اجنبی اور خارج از بحث سے استدلال کیا۔ یہ چہٹی دلیل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکا مناظرہ مناظرہ نہین مجادلہ ہے۔

ایسا ہی اثر حضرت عائشہ رضہ (اگر اِسکی صحت آپ ثابت کردین) محل نزاع سے اجنبی ہے نزاع تو اِسمین ہے کہ خود میت سے حاجت چاہین یا دعائے جناب باری مین وسیلہ بنائین۔ اور اِس اثر مین اِن دونون کا اثر نہین ہے۔ روضہ مبارک کا سوراخ کرنا ایسا ہے جیسا آنحضرتؐ کے جبہ مبارک کو دہو کر شفا کے لئے بیمارون کو پلانا جو بلا نزاع ثابت اور جائز ہے (اِس اثر سے آپکا استدلال ساتوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہے)

اب رہے دو اعرابیون (جنگلیون جاہلون) کے دو اثر سو انکے نقل و استدلال مین آپ نے ہماری شروط سوال کا لحاظ نہین فرمایا ہمنے اُن امور کے ثبوت کے لئے